



سوال

(545) حلف اور حرام کے ساتھ طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں لوگوں میں حلف اور حرام کے ساتھ طلاق جینے کا بہت رواج ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کے ساتھ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اہل کے فراق کا وسیلہ ہے (یعنی بیوی سے علیحدگی اور جدائی کا ذریعہ ہے) اور پھر اس لیے بھی کہ طلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے لہذا مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور ضرورت کے بغیر طلاق کا لفظ استعمال نہ کرے اور طلاق اس وقت دے جب وہ غصے کی حالت میں نہ ہو اور جب وہ اپنے دوستوں یا مہمانوں کو اپنے ہاں آنے یا کھانے کی دعوت وغیرہ کے سلسلہ میں تاکید کرنا چاہے تو افضل یہ ہے کہ صرف اللہ کے نام کی قسم پر اکتفاء کرے۔ اگر غصے کی حالت میں ہو تو اسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہئے اور اپنی زبان اور دیگر اعضاء کی ایسے امور سے حفاظت کرنی چاہئے جو زیب نہ دیتے ہوں۔ کسی حلال چیز کو حرام قرار دینا جائز نہیں خواہ وہ قسم کے صیغہ سے ہو یا کسی اور صیغہ سے سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَحُرِّمْ مَا أَطَّلَعْنَا اللَّهُ لَكَ ... ۱ ... سورة التحريم

”اے پیغمبر! جو چیز اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے تم اس کو کیوں حرام ٹھہراتے ہو؟“

اس سلسلہ میں دیگر دلائل بھی معروف ہیں اور پھر کسی مسلمان کو یہ بات زیب ہی نہیں دیتی کہ وہ کسی بھی ایسی چیز کو حرام قرار دے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال ٹھہرایا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

ج 3 ص 519

محدث فتویٰ